REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ ۱۲ اخاء ۱۳۳۷ ہش ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۳۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سابق قوانین پر عمل ہوتا رہے گا بشرطیکہ وہ صدر کے احکام اور مارشل لاء کے قواعد کے خلاف نہ ہوں

قوانین و اختیارات پر عمل درآمد کے متعلق صدر سکندر مرزا کا حکم

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ صدر نے حکم جاری کیا ہے۔ کہ قانون کی برابر اور مکمل پابندی کی جائے۔ صدر کے حکم میں کہا گیا ہے۔ کہ پاکستان میں جہاں تک ہو سکے گا۔ سابق آئین کے مطابق کاروبار چلایا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ صدر کوئی حکم دیں یا مارشل لاء کے ناظم کوئی قاعدہ جاری کریں۔ ایسے احکام اور قواعد پر فوراً عمل ہوگا۔ جملہ عدالتیں بدستور اپنے اختیارات استعمال کرتی رہیں گی۔ اور سپریم کورٹ کا قانون تمام عدالتوں پر حاوی ہوگا۔ البتہ سپریم کورٹ اور کسی عدالت کی طرف سے مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ اور نائبین کے خلاف کوئی حکم نامہ جاری نہیں کیا جائے گا۔ کوئی عدالت یا کوئی شخص مارشل لاء کے کسی فرمان حکم یا قاعدے۔ یا خاص فوجی عدالتوں یا سرسری سماعت کی فوجی عدالتوں کے فیصلے کے خلاف کچھ کہنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ تمام سابق آرڈیننس اور احکام اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کوئی مجاز اتھارٹی ان میں تبدیلی یا انہیں منسوخ نہ کر دے۔ صدر کے حکم میں گورنروں کے اختیارات کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ ان کے اختیارات وہی ہوں گے۔ جو اس صورت میں ہوتے کہ صدر کی طرف سے انہیں سابق آئین کی دفعہ ۱۹۳ کے تحت صوبائی حکومت کے اختیارات سنبھالنے کی ہدایت کی جاتی۔ گورنر ان اختیارات کے استعمال میں اس امر کے پابند ہوں گے کہ صدر اور مارشل لاء کے ناظم کی طرف سے جاری کردہ ہدایات اور احکام کی پوری پابندی کریں۔

سول اور فوجی تنظیموں کی متحدہ کمان تمام بدعنوانیوں کا قلع قمع کر دیگی

سول سیکرٹریٹ میں اعلیٰ افسروں سے لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں کا خطاب

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے ناظم مارشل لاء لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے کل سول سیکرٹریٹ میں حکومت مغربی پاکستان کے سیکرٹریوں اور اعلیٰ افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئی حکومت میں سول اور فوجی تنظیموں کی متحدہ کمان تمام بدعنوانیوں کا قلع قمع کرے گی۔ اور ان لوگوں کو سزا دے گی۔ جو موجودہ صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔ آپ نے بتایا کہ نئی حکومت کو فوجی حکومت کہنا غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس نئے نظام میں سول افسروں کو بھی حالات درست کرنے میں پوری مدد دوں گا۔ سول اور فوجی تنظیموں کی ایک متحدہ کمان قائم کی جائے گی۔ اس متحدہ کمان کا پہلا مقصد تمام برائیوں کا قلع قمع کرنا ہے جو موجودہ صورت حال کی ذمہ دار ہیں

آپ نے کہا میرے زیر اہتمام سول اور فوجی افسر مل جل کر ایک ٹیم کی طرح کام کریں گے اور غداروں کا ہلوں اور رشوت خوروں اور بے ایمانوں کے لئے اب کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے افسروں سے کہا کہ وہ ذاتی مصارف میں کمی کر دیں اور سادہ زندگی اختیار کریں۔ تاکہ عوام کو یہ محسوس نہ ہو کہ جن لوگوں کو انتظامی امور سونپے گئے ہیں وہ اپنے باقی بھائیوں سے کسی طرح مختلف ہیں

کمیونسٹ چین کے پانچ طیارے گرا لئے گئے

تائپہ ۱۱ اکتوبر۔ وزارت دفاع نیشنلسٹ چین کے اعلان کے مطابق کل چین کے صوبہ فوکین کے ساحل کے قریب کمیونسٹ چین کے پانچ طیارے گرا لئے گئے۔

عبد الصمد خاں اچکزئی کو گرفتار کر لیا گیا

کوئٹہ ۱۱ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق کل بلوچستان نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر خان عبد الصمد خان اچکزئی کو ملک دشمن سرگرمیوں کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

مسٹر کھوڑو کی گرفتاری کا سبب

"نئی کار بلیک مارکیٹ میں فروخت کی"

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ سابق وزیر دفاع محمد ایوب کھوڑو (جنہیں ۹ اکتوبر کی رات کو چور بازاری کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے) کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہوں نے ایک نئی موٹر کار بلیک مارکیٹ کی قیمت پر فروخت کی تھی۔ پولیس نے ان کے مکان سے ایک اور بالکل نئی غیر رجسٹر شدہ موٹر کار برآمد کی ہے۔ ان کی گرفتاری ذخیرہ اندوزی اور چور بازاری کے قانون کی دفعہ ۳ کے تحت عمل میں آئی ہے۔ آئی جی پولیس مسٹر کنڈ نے بتایا ہے کہ مسٹر کھوڑو پر باقاعدہ عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ انہیں جس جرم کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے وہ ناقابل ضمانت ہے۔

مشرقی پاکستان کے نئے گورنر

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق مسٹر ذاکر حسین کو مشرقی پاکستان کا نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔

دعائی تحریک

از محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ

صدر مملکت نے ملک میں انحطاطی رجحانات کی روک تھام اور ملک کو سماج اور وطن دشمن عناصر سے پاک کرنے کے لئے مارشل لاء کا نفاذ کیا ہے۔ ہم خالصتہً مذہبی جماعت ہیں ہمیں دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے تا خدا تعالیٰ پاکستان کو معاشرتی برائیوں اور سیاسی مشکلات سے پاک کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن کرے۔ اور حکومت کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب و کامران کرائے۔ ہمارا یہ مذہبی فرض ہے کہ ہمیشہ ہی حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں تاکہ ملک میں امن قائم رہے۔

سعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ اکتوبر

الصلوٰۃ معراج المؤمن

نماز کو معراج المومنین کہا گیا ہے۔ معراج کے معنے بلندی کے ہیں۔ بلندی میں وہ سب کچھ آجاتا ہے جو انسانی کردار میں روحانی اور اخلاقی لحاظ سے اعلیٰ صفات مانی جاتی ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اسلام کے باقی ارکان حج۔ زکوٰۃ۔ روزہ اور کلمہ شہادت اللہ تعالےٰ کی عبادت ہی پر مشتمل ہیں اور ہر ایک کا تعلق دعا سے ہے۔ لیکن نماز کو ہمہ تن گویا دعا ہی ہوتی ہے۔

قرآن کریم میں جس نیک عمل کا سب سے پہلے ذکر آتا ہے۔ وہ اقامت نماز ہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء و المنکر

اس طرح ایک مومن کا کردار بنانے میں نماز کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر ہماری نماز ہمارے کردار کو بلند نہیں کرتی۔ تو وہ نماز نہیں کہی جاسکتی۔ جو نماز ہمیں فحشاء اور منکر سے مبرا نہیں کرتی وہ صحیح نماز نہیں ہے۔ اس طرح ایک مومن کا اعلےٰ کردار اور نماز لازم و ملزوم ہیں۔ نماز کے بغیر ایک مومن کا صحیح کردار نہیں بن سکتا اور اگر نماز صحیح کردار نہیں بناتی۔ تو وہ نماز نہیں۔

جب ہم کلمۂ شہادت کا زبان سے اقرار اور قلب سے اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اس وقت ہمارے ایمان کی ابتداء ہوتی ہے۔ اور ہم اسلام کے احاطہ میں قدم رکھتے ہیں۔ اسلام کے معنے اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کردینا ہے۔ اس لئے جب ہم کلمۂ شہادت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور مان لیتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ واحد ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں۔ تو گویا ہم اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کے حوالے کردیتے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ ہماری زندگی کے لئے جو لائحۂ عمل اس نے قرآن کریم کی صورت میں اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل کیا ہے۔ ہم اس پر چلیں گے۔

اس طرح ایمان کا بیج ہماری سرشت میں بویا جاتا ہے۔ لیکن جس طرح کسان زمین میں بیج ڈال کر کنارہ کش نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کی آبیاری اور نگہبانی کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ نے ایمان کے بیج کی آبیاری اور نگہبانی کے لئے بھی ہمیں طریقے بتلائے ہیں۔ ان طریقوں میں سے نماز۔ حج۔ روزہ اور زکوٰۃ چوٹی کے اعمال ہیں۔ جو شخص ان میں سے ایک کو بھی غیر ضروری سمجھ کر ترک کرتا ہے۔ اس کے دل میں اول تو ایمان کا بیج اگتا ہی نہیں اور اگر اگتا ہے تو بڑھتا نہیں۔ اور بڑھتا ہے تو پھول پھل نہیں دیتا۔ ان اعمال میں سے نماز کی حیثیت پانی کی سمجھنی چاہیئے۔ ظاہر ہے کہ اگر درخت کو پانی نہ دیا جائے۔ تو وہ چند ہی دنوں میں سوکھ جاتا ہے۔ اور پھول پھل نہیں سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ نماز کو معراج المومنین کہا گیا ہے۔ پھر جیسا کہ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر سے ظاہر ہوتا ہے۔ نماز صرف درخت ایمان کی پانی کی طرح نشو و نما ہی نہیں کرتی۔ بلکہ اسکو ہر قسم کے ضرر سے محفوظ بھی کرتی ہے۔

اگر ہم وضو سے لے کر رکعت کے آخری سلام تک تمام چیزوں پر غور کریں تو ہماری آنکھوں کے سامنے پاکیزگی کا ایک مجسم نظارہ پھر جاتا ہے۔ اوّل تو ایک نمازی اپنے کپڑوں اور جسم کو گندگی سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور جب وضو کرتا ہے۔ تو اس کے قلب میں ایک پاکیزہ تسکین کا جذبہ ابھرتا ہے۔ نماز کے یہ دونوں ابتدائی عمل ہی شیطان کو دور بھگانے کے لئے کوڑے سے کم نہیں۔ دل کی پاکیزہ حالت کے علاوہ جو مادی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ وہ انسانی صحت اور ذہنی توازن قائم رکھنے کے لئے کتنی کارآمد ہے۔ اس کا اندازہ صرف اتنی سی بات سے لگالیجئے۔ کہ ایک ہندو دوست نے ایک دفعہ راقم الحروف سے خود بخود کہا۔ کہ مجلسی آداب میں سے مسلمانوں کا وضو کا طریق اپنی نظیر نہیں رکھتا۔

علامہ اقبال مرحوم کی روایت ہے کہ ایک ہندو متمول خاتون محض اس لئے مسلمان ہوگئی کہ اس کا تجربہ تھا کہ کوئی غیر مسلم عورت بظاہر خواہ کتنی ہی صاف ستھرا لباس پہنکر قریب آتی تو اس سے گھن آتی۔ لیکن غریب سے غریب چیتھڑوں میں مسلمان عورت سے گھن نہیں آتی۔ اسی ہندو دوست نے یہ بھی کہا۔ کہ سوائے مسلمانوں کے کسی شخص کا پاجامہ یا پتلون پیشاب کی آلودگی سے بچا نہیں ہوتا۔ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی۔

یہ تو نماز کے صرف مبادیات ہیں انہی سے انسان اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ خود نماز کیا شان رکھتی ہے۔ پاک کپڑوں اور پاک بدن اور پاک دل کے ساتھ آپ پاک جگہ پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ اکبر کی صدا لگا کر سینہ پر ہاتھ باندھ کر اللہ تعالےٰ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور سورہ فاتحہ دعا السعادۃ پڑھتے ہیں۔ اللہ اکبر کہتے وقت کانوں تک ہاتھ لے جانے کا مدعا یہ ہے کہ ہم تمام ماسوا اللہ سے ہاتھ اٹھا کر صرف اللہ تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں۔ قیام۔ سینہ پر ہاتھ باندھنا۔ رکوع۔ سجدہ اور قعدہ یہ تمام حرکات تمام دنیا کے آداب دربار کا مجموعہ سمجھ لیں۔ دنیا کے باجبروت سے باجبروت بادشاہوں کے دربار کے آداب ان میں آجاتے ہیں۔ اس طرح ہم اپنے عمل سے اقرار کرتے ہیں کہ اے معبود حقیقی انسان کے ایجاد کردہ تمام آداب بندگی صرف تیرے ہی لئے ہیں ہم تمام دنیا کی شان و شوکت تیرے حضور پیش کرتے ہیں۔ تیرے قدموں پر ڈالتے ہیں۔

سب سے بڑے مومن نے جو اس زمین پر اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے فرمایا ہے کہ نماز اس طرح پڑھو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر ابھی اس مقام تک رسائی نہیں ہوئی۔ تو کم از کم یہ خیال رکھو کہ اللہ تعالےٰ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ حالت پیدا نہیں کرتے۔ تو پھر قرآن کریم کا فتوےٰ یہ ہے کہ

ویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون الذين هم يراؤن ويمنعون الماعون

یعنے افسوس ہے ان نماز پڑھنے والوں پر جو اپنی نماز میں سستی کرتے ہیں۔ اور صرف دکھانے کے لئے پڑھتے ہیں۔

نماز مومن کی معراج ہے۔ انسانیت کی بلندی ہے۔ اور انسانیت کی بلندی یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کو نظر آنے لگے۔ یا کم از کم وہ اللہ تعالےٰ کی نظر میں آجائے۔ جو انسان محض دکھاوے کے لئے نماز پڑھتا ہے۔ اس کو خدا کیا نظر آسکتا ہے۔ یا وہ خدا تعالےٰ کی نظر میں کیوں آئے گا۔ جتنی زیادہ بلندی سے شے گرتی ہے اتنی ہی زیادہ اسکو چوٹ لگتی ہے۔ یا اتنا ہی زیادہ پستی میں دھنستا ہے۔ اس لئے دکھاوے کے طور پر نماز پڑھنے والا روحانی بلندی سے گرتا ہے اور ویل میں جو دوزخ ایک تاریک خطہ ہے گرتا ہے ظاہر ہے کہ جو انسان اس طرح دن میں پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے۔ وہ برائیوں کے پاس کس طرح پھٹک سکتا ہے نماز قائم کرو اور پھر اس کی تاثیر دیکھو اگر برائیاں چیخیں مار کر تمہارے سامنے سے نہ بھاگیں تو کہنا۔ البتہ یہ تاثیر پیدا کرنے کے لئے نماز کے ظاہری اور باطنی آداب ملحوظ رکھنا شرط ہے۔ انہیں ملحوظ نہ رکھا گیا۔ تو ویل میں گرنے کا خطرہ ہے۔

درخواستِ دعا

(۱) مکرمی میاں محمد یوسف صاحب سابق پرائیویٹ سکرٹری حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالےٰ حال نائب امیر جماعت لاہور و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن تین ہفتہ سے بعارضہ دل شدید بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب میاں صاحب موصوف کی بحالی صحت کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار عبدالمجید خان ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ ماڈل ٹاؤن لاہور

(۲) میرے خسر مکرم حافظ سید عبدالرحمن صاحب کی صحت قریباً دو ماہ سے ناساز ہے۔ اور اب وہ بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو گئے ہیں۔ بعض ڈاکٹروں کو یہ شبہ ہے کہ ان کا پتہ بڑھ گیا ہے احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قاضی عبدالرحمن سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

انسانی دماغ بھی اللہ تعالیٰ نے عجیب قسم کا بنایا ہے۔ کئی کئی حالتوں میں سے وہ گذرتا ہے۔ ایک وقت فلسفہ کے دلائل اسے الجھا رہے ہوتے ہیں۔ تو دوسرے وقت وجدان کی ہوائیں اسے اڑا رہی ہوتی ہیں۔ ایک وقت علم کے غوامض اسے نیچے کی طرف کھینچ رہے ہوتے ہیں۔ تو دوسرے وقت عشق کی بلندیاں اسے اوپر کو اٹھا رہی ہوتی ہیں۔ انہی حالتوں میں سے ایک حالت مجھ پر طاری تھی۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر غور کر رہا تھا۔ میری عقل اس کی حد بندی کرنا چاہتی تھی۔ کہ میرا دل میرے ہاتھوں سے نکلنے لگا۔ اس بحر ناپیداکنار کی شناوری نے میری فکر کو سب قیود سے آزاد کر دیا اور وہ زمانہ اور مکان کی قید سے آزاد ہو کر اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر پرواز کرنے لگا۔

آسمان کے لئے رحمت

میری نگاہ آسمان کی طرف گئی اور میں نے روشن سورج اور چمکتے ہوئے ستاروں کو دیکھا۔ وہ کیسے خوش منظر تھے وہ کیسے دل لبھانے والے تھے۔ ان کی ہر شعاع محبت کی چمک سے درخشاں تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے جھلملیوں سے کوئی معشوق مخمور نظارہ رہے ہے۔ میرا دل اس نظارہ کو دیکھ کر بیتاب ہو گیا مجھے اس روشنی میں کسی کی صورت نظر آتی تھی۔ کسی ازلی ابدی معشوق کی جو سب حسنوں کی کان ہے۔ مجھ پر بالکل اسی کی سی حالت طاری تھی جس نے کہا ہے ؎

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

نہ معلوم میں اس خیال میں کب تک محو رہتا کہ میں نے عالم خیال میں دیکھا کہ سورج کی روشنی زرد دھیمی پڑنے لگی چاند اور ستارے مٹتے ہوئے معلوم ہونے لگے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ وجود جو ان کی چمک دمک کا باعث تھا۔ ناراض ہو کر پیچھے ہٹ گیا ہے اور چہرہ کو چھپانے والے کے چہرہ کے نور سے محروم ہو گیا ہے۔ وہ زندہ نظر آنے والے کرے بے جان مٹی کے ڈھیر نظر آنے لگے۔ میں نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا کہ یہ کیا ہونے لگا ہے؟ کہ میری نظر نیچے کی گہرائیوں میں اپنے ہم جنس انسانوں پر پڑی۔ میں نے دیکھا۔ ہزاروں لاکھوں بظاہر عقلمند نظر آنے والے انسان سر کے بل گرے ہوئے یا گھٹنے ٹیک کر بیٹھے ہوئے گڑگڑا گڑگڑا کر اور رو رو کر دعائیں کر رہے ہیں کوئی کہتا ہے اے سورج دیوتا! مجھ پر نظر کر۔ میرے اندھیرے گھر کو اپنی شعاعوں سے منور کر۔ میری بیوی کی بے اولاد گود کو اولاد سے بھر دے اور میرے دشمنوں کو تباہ کر۔ کوئی کہتا اے چندر ماتا! میری تاریکی کی گھڑیوں کو اپنے نور سے روشن کر۔ اور غموں اور رنجوں کو ہمارے گھر سے دور کر۔ کوئی کہتا اے ستارو! تم خوشیوں کا موجب اور میری راحتوں کا منبع ہو۔ اے زہرہ! تو محبت سے ہمارے گھروں کو بھر دے! اور ہمارے پیاروں کے دل ہماری طرف پھیر دے۔ اور اے مریخ! تو ہم پر ناراض نہ ہو اور مصیبتوں کی گھڑیاں ہم پر نہ لا۔ اپنا غصہ ہمارے دشمنوں کی طرف پھیر دے۔

میرا دل اس گھناؤنے نظارہ کو دیکھ کر سخت گھبرا گیا اور میں نے کہا انسان نے کیسی خوبصورت چیزوں کو کیسا گھناؤنا بنا دیا ہے۔ جب عاشق محبوب کے چہرے کی بجائے اس کی نقاب سے عشق کرنے لگتا ہے۔ جب اس کے حقیقی حسن کو بھلا کر وہ اس کے لباس کی زیبائش پر فریفتہ ہونے لگتا ہے۔ تو محبوب اس لباس سے نکل جاتا ہے اور خالی لباس عاشق کی طرف پھینک دیتا ہے۔ کہ جا اور اسے دیکھ کر مگر وہی لباس جو معشوق کے جسم پر خوبصورتیوں کا مجموعہ نظر آتا تھا۔ اب کیسا بدنما اور بھدا نظر آتا ہے میں نے کہا یہی حال آسمان کے اجسام کا ہے جب تک ان میں ازلی ابدی محبوب کا چہرہ دیکھا جائے۔ وہ کیسے خوبصورت نظر آتے ہیں۔ کیسے شاندار۔ کیسے باعظمت اور جب خود ان کی ذات مقصود ہو جائے ان کی عظمت کس طرح برباد ہو جاتی ہے ہیئت دان کس طرح بے رحمی سے ان کو چیر پھاڑ کر ایک دھاتوں کا تودا۔ ایک گیسوں کا مجموعہ ثابت کرتے ہیں۔ میں نے اس خیال کے پیدا ہونے پر پہلے تو حسرت سے آسمانوں کی طرف اور ان کے کھوئے ہوئے حسن کی طرف دیکھا اور پھر انسان اور اس کی گمشدہ عقل کی طرف نظر کی۔ میں اسی حال میں تھا کہ ایک نہایت دلکش نہایت سریلی آواز دلوں کو مسحور کر دینے والی افکار کو اپنا لینے والی میرے کانوں میں پڑی۔ اس نے پرجلال اور شاندار لہجہ سے کہا نہ سورج کو سجدہ کرو۔ نہ چاند کو بلکہ صرف اللہ کو جو صرف ایک ہی ہے۔ اور جس کا قبضہ ان سب فلکی اجرام پر اور دوسری چیزوں پر ہے سجدہ کرو۔ اور یاد رکھو کہ اس نے سورج کو بھی پیدا کیا اور چاند کو بھی اور ستاروں کو بھی اور یہ سب اسی کے ایک ادنیٰ اشارے کے تابع اور خادم ہیں۔ یاد رکھو کہ وہی پیدا کرتا اور اسی کا حکم چلتا ہے وہ آواز کیسی مؤثر اور موہ لینے والی تھی۔ ذہن کی حالت یوں معلوم ہوئی جیسے کسی پر قشعریرہ آ جاتا ہے انسان یوں معلوم ہوا۔ جیسے سوتے ہوئے جاگ پڑتے ہیں۔ ندامت۔ شرمندگی اور جھینپ کے ساتھ تمتماتے ہوئے چہروں کے ساتھ لوگ اٹھے! اور اپنے پیدا کرنے والے کے آگے جھک گئے آسمان پھر خوبصورت نظر آنے لگا۔ ازلی ابدی معشوق نے پھر سورج۔ چاند اور ستاروں کی جھلملیوں میں سے دنیا کو جھانکنا شروع کیا۔ پھر دنیا کا ذرہ ذرہ جلال الٰہی کا مظہر بن گیا۔ ہیئت دانوں کے سب استدلال اور سب دلیلیں حقیر نظر آنے لگیں۔ صاحب دل بول اٹھے۔ تم اپنی گیسوں اور دھاتوں کے نظریوں کو اپنے گھر لے جاؤ۔ تم چھلکے کو تو دیکھتے ہو۔ مغز پر نگہ نہیں ڈالتے تم ان دھاتوں کے طوماروں اور گیسوں کے مجموعوں کے پیچھے نہیں دیکھتے۔ کس کا حسن چمک رہا ہے؟ کس کا ہاتھ کام کر رہا ہے؟ میں نے دیکھا چاند کی وہ بے نور مٹی بھی جسے ہیئت دان کہتے ہیں۔ کہ ہزاروں سال کے تغیرات کے ماتحت مردہ ہو چکی ہے خوشی سے چمک رہی تھی۔ اسے اس سے کیا کہ وہ سرد ہے یا گرم۔ مردہ ہے یا زندہ اس کا ذرہ ذرہ تو اس خوشی سے دمک رہا تھا کہ وہ اب سے آیۃ من آیات اللہ کہلائے گا۔

کسی چیز نے میرے دل میں ایک چٹکی لی اور میں نے ایک آہ بھری پھر میں نے کہا یہ آواز تو ان اجرام فلکی کے لئے ایک رحمت ثابت ہوئی۔

فرشتوں کے لئے رحمت

پھر میری نظر اور بھی بلند ہوئی اور میں نے عالم خیال میں اوپر آسمانوں پر ایک مخلوق دیکھی جو نہایت خوبصورت اور نہایت پاکیزہ تھی۔ ان کے چہرے میں نے عالم کشف اور رؤیا میں دیکھے ہوئے تھے میں نے عالم خیال میں بھی ان کی ویسی ہی شکل دیکھی وہ مجھے نہایت بھولے بھالے وجود نظر آئے لطیف اجسام کے جن کو صرف روحانی آنکھ دیکھ سکتی تھی۔ پاکیزہ صورت اور پاکیزہ سیرت۔ محنتی اور کام کرنے والے ایسے کہ ان کو وقت کے آنے جانے کا کچھ علم ہی نہ تھا۔ ان کا ہر لحظہ آقا کی خدمت کے لئے رہن تھا۔ وہ مشینیں تھیں جو قدرت کے اشارہ پر چلتی ہیں۔ مگر میں نے اپنے فکر کی آنکھ سے دیکھا کہ ان کے خوبصورت چہروں پر افسردگی کے آثار تھے۔ ان کی تازگی میں بھی ایک جھلک پژمردگی کی تھی میں نے اس کے سبب کی تلاش کی مگر آسمان پر کوئی بات مجھے نظر نہ آئی۔ جو اس کا موجب ہوتی ان کا آقا ان سے خوش تھا۔ اور وہ اپنے آقا سے خوش پھر ان کی افسردگی کا کیا باعث تھا؟ میں نے پھر زمین پر نظر کی! اور ایک دل ہلانے والا نظارہ دیکھا۔ میں نے بلند عمارتیں دیکھیں جو ان فرمانبردار روحوں کے نام پر بنائی گئی تھیں۔ میں نے ان میں ان کے مجسمے دیکھے۔ جن کی لوگ پوجا کر رہے تھے۔ میں نے بھاری بھرکم جسموں والے۔ بڑے بڑے جبوں والے لوگ دیکھے جو نہایت سنجیدہ شکل بنائے ہوئے یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ گویا سب دنیا کا علم سمٹ کر ان کے دماغوں میں جمع ہو گیا ہے۔ اپنے گرد بیٹھے ہوئے لوگوں کو اس لہجہ میں کہ گویا وہ ایک بڑے راز کی بات انہیں بتا رہے ہیں ایسی بات کہ جسے دوسرے لوگ عمر بھر کی جستجو اور بیسیوں سال کی تپسیہ کے بعد بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ کہہ رہے تھے کہ فرشتے اصل میں خدا کی بیٹیاں ہیں۔ اور جو کام خدا تعالیٰ سے کرانا ہو اس کا بہترین علاج یہ ہے کہ ان خدا کی بیٹیوں کو قابو کیا جائے۔ اور وہ بزعم خود ایسی عبادتیں جن سے فرشتے قابو آتے ہیں۔ لوگوں کو بتا رہے تھے لوگوں کے چہرے خوشی سے جگمگا رہے تھے اور ان کے دل ان علم و عرفان کا خزانہ لوٹانے والوں کو شکر سے بھرے ہوئے تھے۔

پھر میری ایک اور طرف نگہ پڑی۔ میں نے دیکھا۔ ویسے ہی جبوں والے کچھ اور لوگ اپنے عقیدت مندوں کے جھرمٹ میں ایک کنوئیں کے پاس کھڑے ہوئے کچھ راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے وہ انہیں بتا رہے تھے۔ جس طرح ایک گہرا راز بتایا جاتا ہے۔ کہ اس کنوئیں میں ہاروت ماروت دو فرشتے ایک فاحشہ سے عشق کرنے کے جرم میں قید کئے گئے تھے۔ کچھ جبہ پوش تو اصرار کر رہے تھے کہ وہ اب بھی اس جگہ قید ہیں۔ اور بعض تو یہاں تک کہتے تھے۔ کہ ان کے کسی استاد نے ان کو الٹا لٹکے ہوئے دیکھا بھی ہے۔ جسے سن کر کئی عقیدت مندوں کے جسم پر جھرجھری آجاتی تھی۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ انسانی گناہ نے فرشتوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ میں اسی حیرت میں تھا۔ میں نے پھر وہی آواز دلکش سو تو شیریں آواز محبت اور جلال کی ایک عجب آمیزش کے ساتھ بلند ہوتی ہوئی سنی۔ اس نے کہا کہ فرشتے خدا کے بندے ہیں۔ نہ کہ بیٹیاں۔ اور وہ پوری طرح اس کے فرمانبردار ہیں۔ کبھی بھی اس کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے۔ لوگوں میں پھر بیداری پیدا ہوئی۔ بہت سے لوگ خواب غفلت سے چونکے اور اپنے پہلے عقائد پہ شرمندہ اور نادم ہوئے کئی اونچی عمارتیں جو خدا کی بیٹیوں کے نام سے کھڑی کی گئی تھیں۔ گرا دی گئیں اور ان کی جگہ خدائے واحد و قہار کی عبادت گاہیں کھڑی کی گئیں۔ وہ [illegible] جو فرشتوں کے گناہوں کی [illegible] اجاڑ ہوگئے۔ زائرین نے [illegible] ترک کر دی۔ میں نے دیکھا [illegible] خوش تھے۔ گویا ان کے لباسوں پہ گندے چھینٹے پڑ گئے تھے۔ جسے دھونے والے نے دھو دیا میرے دل سے پھر ایک آہ نکلی۔ اور میں نے کہا یہ آواز ان فرشتوں کے لئے بھی ایک رحمت ثابت ہوئی ہے۔

زمانہ کے لئے رحمت

میری نظر یہاں سے اٹھ کر زمانہ کی طرف گئی۔ میں نے کہا وقت کتنا لمبا ہے؟ کب سے یہ فرشتے کام کر رہے ہیں۔ کب سے سورج اور اس کے ساتھ کے سیارے اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں؟ کون بتا سکتا ہے کہ زمانہ جو کچھ بھی ہے اس نے کس قدر تغیرات دیکھے ہیں؟ کس طرح اور کب سے یہ خوشی اور غم کا پیمانہ بنا رہا ہے اگر وہ جاندار شئے ہوتا تو ایک بے اندازہ لمبا زمانہ تک اللہ کی مخلوق کی خدمت میں لگا رہنے پر اسے کس قدر فخر ہوتا؟ میں اسی خیال میں تھا کہ مجھے زمانہ کے چہرہ پر بھی دو داغ نظر آئے۔ مجھے کچھ لوگ یہ کہتے ہوئے سنائی دیئے۔ کہ زمانہ غیر فانی ہے زمانہ خدا تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی ہے اور کچھ لوگ یہ کہتے سنائی دیئے کہ زمانہ ظالم ہے اس نے میرا فلاں رشتہ دار مار دیا۔ زمانہ بُرا ہے۔ اس نے مجھ پہ فلاں تباہی وارد کر دی۔ میں نے کہا۔ اگر زمانہ زندہ شئے ہوتی تو وہ ان باتوں کو سُن کر ضرور ملول ہوتا۔ مگر معاً وہی آواز پھر بلند ہوئی اس نے کہا جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ ہمارے آدمیوں کو مارتا اور تباہ کرتا ہے یا وہ خدا ہے غلط کہتے ہیں۔ انہیں حقیقت کا کچھ علم نہیں۔ مارنا اور جلانا تو خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ وہ جب تک کسی چیز کو عمر دیتا ہے۔ وہ قائم رہتی ہے اور زمانہ اس کے ساتھ بمنزلہ ایک کیفیت کے رہتا ہے اور پھر اس نے کہا زمانہ کیا ہے؟ خدا تعالیٰ کی صفات کا ایک ظہور ہے۔ پس تم جو اسے گالیاں دیتے ہو۔ درحقیقت خدا تعالیٰ کو گالیاں دیتے ہو۔ میرا دل اس آواز والے کے اور بھی قریب ہوگیا۔ اور میں نے محبت بھرے دل سے کہا یہ آواز تو زمانے کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔

زمین کے لئے رحمت

زمانہ سے ہٹ کر میری نگہ کرۂ ارض پر پڑی۔ میں نے کہا ہماری دنیا دوسرے کروں سے کچھ کم خوبصورت نہیں بلکہ بظاہر زیادہ ہے کیونکہ وہاں سے تو صرف روشنی آتی ہے اور یہاں روشنی کے علاوہ قسم قسم کے سبز اور رنگ برنگ کے نظارے اور پھولوں سے ڈھپی ہوئی بلند پہاڑیاں اور کلمیں کرتی ہوئی ندیاں اور اچھلتے ہوئے چشمے اور سایہ دار وادیاں اور پھلوں سے لدے ہوئے درخت اور پھولوں سے اٹی ہوئی جھاڑیاں۔ اور لہلہاتے ہوئے کھیت اور غلوں سے بھرے ہوئے کھلیان اور چہچہاتے ہوئے پرندے اور ناز و رعنائی سے بھاگتے ہوئے چوپائے اور نہ معلوم کیا کیا کچھ بھرا پڑا ہے۔ مجھے اس وقت زمین کچھ ایسی خوبصورت نظر آئی کہ درندوں اور وحوش اور سانپوں اور بچھوؤں اور دوسرے زہریلے کیڑوں اور مچھروں اور طاعون کے چوہوں تک میں مجھے خوبصورتی ہی خوبصورتی نظر آنے لگی۔ میں نے خیال کیا کہ شیر بے شک وحشی جانور ہے اور کبھی کبھی انسانوں کو چیر پھاڑ کر کھا جاتا ہے لیکن اگر شیر نہ ہوتا۔ تو شیر افگن کہاں سے پیدا ہوتے اگر بہادر شیر انسان کی بہادری کی آزمائش کے لئے نہ ہوتا تو بہادری کی آزمائش کا یہی ذریعہ رہ جاتا کہ لوگ بنی نوع انسان پہ حملہ کر کے اپنی شجاعت کی آزمائش کرتے۔ اور یہ جانور تو زندہ ہی نہیں مر کر بھی ہمارے کام آتا ہے۔ اس کی چربی اور اس کے ناخن اور اس کی کھال علاجوں اور زینت و زیبائش میں کیسی کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ مجھے سانپ کے زہر سے زیادہ اسکے گوشت کے فوائد نظر آنے لگے۔ اور میں نے کہا کہ اگر سانپ نہ ہوتا تو ہمارے اطباء قرص افعی کہاں سے ایجاد کرتے؟ اور اگر بچھو نہ ہوتا تو یہ گردوں کی پتھریوں کے مریض اپریشن کے بغیر کس طرح آرام پاتے؟ میں نے مچھر کو صرف کثرت رطوبت کا ایک الارم پایا۔ یہ بے چارہ چھوٹا سا جانور کس طرح رات دن ہمیں بیدار کرتا اور بتاتا ہے کہ گھر کی نالیاں گندی رہتی ہیں۔ شہر کی بدرروئیں میلے سے بھری رہتی ہیں۔ لوگ پانی جیسی نعمت یونہی ضائع کر دیتے ہیں۔ غرض رات دن ہمیں اپنے فرض سے آگاہ کرتا رہتا ہے جب ہم ہوشیار نہیں ہوتے اور سُستی کا دامن نہیں چھوڑتے تو بے چارہ غصہ میں آکر کاٹتا ہے۔ بیماری اتنی مچھر سے پیدا نہیں ہوتی جتنی کثرت رطوبت سے۔ جتنی گندی نالیوں کے تعفن سے بدرروؤں کی غلاظت اور بے احتیاطی سے پھینکے ہوئے پانیوں سے۔ غرض مجھے ہر شے میں اس کے پیدا کرنے والے کا حسن نظر آنے لگا۔ ہر ذرہ میں ازلی ابدی محبوب کی شکل نظر آنے لگی۔ مگر ناگاہ میری نظر آبادیوں کی طرف اٹھ گئی۔ اور میں نے دیکھا کہ لوگ پہاڑیوں، درختوں، پتھروں، دریاؤں، جانوروں کے آگے سجدے کر رہے ہیں۔ اور مغز کو بھول کر چھلکے پر فدا ہو رہے ہیں۔ میری طبیعت منعکس ہوگئی اور میرا دل متنفر ہوگیا۔ اور مجھے شیر، سانپ، بچھو تو الگ رہا مصفّے پانی میں بھی لاکھوں کیڑے نظر آنے لگے اور سبزہ زار مرغزاروں سے بھی سڑے ہوئے سبزے کی دماغ سوز بُو آنے لگی۔ اور میں نے دیکھا کہ یہ زمین تو ایک دن رہنے کے قابل نہیں۔ مجھے یوں معلوم ہوا گویا یہاں کی ہر شئے مُردہ ہے اور اس کے نظارے ایک بدکار بڑھیا کی مانند ہیں کہ باوجود ہزاروں بناوٹوں اور تزئینوں کے اس کی بدصورتی اور بدسیرتی چھپ نہیں سکتی۔ مگر میں اسی حالت میں تھا کہ پھر وہی آواز بلند ہوئی۔ پھر وہی شیریں دل میں چبھ جانے والی آواز اونچی ہوئی اور اس نے کہا۔ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ انسان کے نفع کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے پہاڑ اور اس کے دریا اور اس کے چرند اور اس کے پرند اور اس کے میوے اور اس کے غلے سب کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے اعمال میں تنوع پیدا ہو اور وہ ان امانتوں کے بہترین استعمال سے اپنے پیدا کرنے والے کا قرب حاصل کرے اس زمین کی اچھی نظر آنے والی اور بظاہر بُری نظر آنے والی سب اشیاء انسان کے لئے آزمائش ہیں۔ پس مبارک ہے وہ جو ان سے فائدہ اٹھاتا اور اپنے پیدا کرنے والے کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اس آواز کا بلند ہونا تھا کہ یوں معلوم ہوا گویا اس دنیا کے ذرہ ذرہ کے سر پر سے بوجھ اُتر گیا۔ یہی جہان ایک جنت نظر آنے لگا۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگلے جہان کی جنت اس جنت کا ایک تسلسل ہے اور کچھ بھی نہیں۔ بہت سے لوگ جنہوں نے اس آواز کو سُنا اپنی غلطیوں سے پشیمان ہو کر شرک و بدعت سے توبہ کر کے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف دوڑ پڑے۔ پھر دنیا خدا کے جلال کا ظہورگاہ بن گئی۔ پھر کئی تجلیاں اس میں نظر آنے لگ گئیں۔ اور میں نے ایک آہ بھر کر کہا کہ یہ آواز ہماری زمین کیلئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔ (باقی)

تلاش گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی مظفر احمد ڈیڑھ ماہ سے گھر سے غائب ہے۔ یہ مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی (صحابی) مرحوم کا پوتا ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ رنگ گورا سرخی مائل۔ جسم دُبلا۔ نقش اچھے۔ عمر تقریباً ۱/۲ ۱۴ سال۔ بوشرٹ اور پتلون (زین سفید) اور پاؤں میں انگوٹھے والی چپل پہنے ہوئے ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو اطلاع دیں۔ اگر وہ خود یہ سطور پڑھے تو فوراً گھر چلا آئے۔

(ناصر احمد چغتائی۔ مکان نمبر ۱۷ دستو گلی نمبر ۱۲۷۔ کچہ سنت روڈ لاہور)

درخواست دعاء

جیسا کہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے بہشتی مقبرہ ربوہ میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے بورنگ کا کام شروع ہے اور ایک معقول رقم روزانہ خرچ ہو رہی ہے لیکن ابھی تک کامیابی کی کوئی صورت نہیں ہوئی۔ احباب جماعت اور بالخصوص موصی حضرات سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ٹیوب ویل کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے اور اس جگہ اچھا پانی مہیا ہو جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نظام وصیت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

(از مکرم میر ربیع احمد صاحب چلہ مبلغ مسیح موعود)

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی خاص مشیت کے تحت اس وقت مبعوث فرمایا جبکہ ایک طرف تو خود مسلمان اسلام کو چھوڑ چکے تھے اور ان نعمتوں سے محروم ہو چکے تھے جن کے وعدے اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئے گئے تھے۔ اور دوسری طرف ان کو اسلام سے یکسر غافل پاکر مختلف مذاہب اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ اسلام کو نعوذ باللہ وحشت اور بربریت کا مذہب ثابت کیا جا رہا تھا اور اپنے ناپاک حملوں سے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم المرتبت ہستی اور قرآن مجید جیسی عظیم الشان اور کامل کتاب کے خلاف زہر اگلا جا رہا تھا۔ خاص طور پر عیسائیت کے مشنوں اور بائبل سوسائٹیوں نے منظم ہو کر دنیا سے اسلام کو نیست و نابود کرنے کا تہیہ کیا اور عیسائی مشنریز نے فوج در فوج اسلامی ممالک میں آکر وسیع پیمانے پر عیسائیت کی تبلیغ شروع کی۔ مسلمانوں کا وہ طبقہ جو بے سمجھ اور بے دین تھا الحاد کا نشانہ بننا شروع ہوا۔ اور لاکھوں مسلمانوں کو انہوں نے مختلف قسم کے لالچ دے کر عیسائی بنا لیا۔ عیسائیت کی یہ منظم کوشش اسلام اور مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا طوفان تھا جس کو دیکھ کر مسلمان سہم گئے۔ عین اسی وقت جبکہ مسلمانوں پر یاس کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی اس نے اپنے وعدہ اور بشارت هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله کے تحت حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور مسلمانوں کو یہ خوشخبری دی کہ میرا یہ مامور جہاں ایک طرف یحی الدین ویقیم الشریعۃ کا موجب ہوگا وہاں دوسری طرف یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر کا فریضہ بھی نہایت کامیابی سے ادا کرے گا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طرف دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح نقشہ پیش کیا تو دوسری طرف تمام ادیان باطلہ کے مقابلہ میں اسلام کی سچائی کو ثابت کیا۔ اور پھر اپنی قوت قدسی سے ایک ایسی پاک جماعت تیار کی جو نہ صرف اپنی ذات میں نیکی اور تقویٰ کا دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ تھی بلکہ ان کے دل میں اسلام جیسے پاک مذہب کو سربلند کرنے کے لئے ایک ایسا درد موجود تھا کہ وہ اس کے لئے اپنی جان۔ مال وقت عزت۔ وطن اور ہر قسم کی دیگر قربانیاں کرنے کے لئے بھی تیار تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک بہت بڑا مشن لے کر مبعوث ہوئے اور ایک ایسے وقت میں مبعوث ہوئے کہ جب دنیا اپنے آپ کو ہر لحاظ سے انتہائی عروج پر سمجھتی تھی اور علمی لحاظ سے اتنی ترقی کر گئی تھی کہ وہ کسی کو خاطر میں ہی لانے کو تیار نہ تھی۔ اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک عظیم الشان انقلاب دنیا میں برپا کرنا چاہتا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے وقف کر دی اور خوش قسمت ہیں وہ صحابہ جنہوں نے مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کر کے پھر ایک دفعہ چودہ سو سال پہلے کی تاریخ کو دہرایا۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی وحی کے مطابق اپنے زمانہ وفات کو قریب پایا تو حضور نے اپنی وفات سے تقریباً اڑھائی سال قبل وصیت تحریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا۔

اوّل۔ خلافت سے وابستہ رہو۔

دوم:۔ نیکی۔ تقویٰ اور اعمال صالحہ سے وابستہ رہو۔ اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔

سوم۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو اور ہر قسم کی قربانی اشاعت اسلام کی خاطر کرنے کے لئے نظام وصیت میں شمولیت اختیار کرو!

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی تاکہ اس ذریعہ سے لوگوں کے ایمانوں کا امتحان ہو سکے اور اس طرح جو اموال جمع ہوں وہ ادیان باطلہ خصوصاً عیسائیت کے مقابلہ میں تبلیغ پر خرچ کر کے اسلام کی سچائی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ حضورؑ نے اس بہشتی مقبرہ کے لئے یہ دعا فرمائی:۔

"خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول کریمؐ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العٰلمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں آمین یا رب العٰلمین

پھر میں تیسری بار دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور کوئی غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں کو فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العٰلمین"

پھر حضور نے تحریر فرمایا کہ:۔

"چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِيْهَا كُلُّ رَحْمَةٍ یعنی ہر قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس میں حصہ نہیں"۔

اس قبرستان میں دفن ہونے کے لئے حضور نے یہ شرط مقرر کی کہ وہی شخص اس قبرستان میں مدفون ہوگا جو اپنی آمدنی اور جائداد کا کم از کم دسواں حصہ خدمت اسلام کے لئے وصیت کرے اور نیز وہ متقی ہو۔ محرمات سے پرہیز کرتا ہو۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

"یہ اللہ تعالےٰ کے حکم پاکر وصیت کا نظام تمہارے سامنے پیش کیا ہے۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے اور ایک منافق جب کہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیا وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کاش میں تمام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ مگر یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ مگر اس وقت کے امتحان سے اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھا دیا۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے صاف طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ وصیت کرنے کے لئے حضور اقدس علیہ السلام نے تمام احمدیوں کو ایک رنگ میں حکم دیا ہے۔ اور حکم ٹالنے والوں کے لئے سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ہم میں جو اس نظام میں شامل نہیں ان کے لئے مقام خوف ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو وصیت کا نظام دنیا کے سامنے پیش کیا ہے دراصل اس کے بغیر دنیا کی مشکلات کا حل ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا پر اس سے زیادہ مصیبت کا وقت آج تک نہیں آیا وہ لامذہبیت اور دہریت کے عمیق گڑھے میں گر چکی ہے اور خدا اور اس کے رسول کا نام اس کو خواب میں بھی یاد نہیں آتا۔ باوجود اس کے کہ دنیا کے بڑے بڑے مدبر اور سیاست دان کوشش کر چکے ہیں کہ وہ دنیا کے سامنے کوئی ایسا حل پیش کر سکیں جس سے دنیا اطمینان اور امن کی زندگی بسر کر سکے۔ مگر جتنی زیادہ وہ کوشش کرتے ہیں حالات اتنے ہی خراب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور یہ لاکھ کوشش کریں حالات دن بدن بد تر ہوتے چلے جائیں گے۔ کیونکہ جو نظام وہ پیش کرتے ہیں وہ ایک دماغی اختراع ہے۔ جس میں کئی قسم کے نقائص عیوب اور خامیاں رہ جاتی ہیں۔ جب اس قسم کے حالات درپیش ہوں تو اس کا واحد حل یہی ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی آدمی مبعوث ہو اور وہ ایک نیا نظام دنیا کے سامنے پیش کرے جو نقائص اور خامیوں سے پاک ہو۔ اور جس پر عمل پیرا ہو کر مخلوق امن کا سانس لے سکے۔ اور درحقیقت وہی نظام اعلیٰ ہوتا ہے۔ اور اسی سے بشریت کے تمام تقاضے پورے ہو سکتے ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے پیغامبر لے کر آتے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم جیسی عظیم الشان کتاب دنیا کو دی۔ جس کی تعلیم پر چلنے سے دنیا کی مشکلات کا حل ہو سکتا تھا۔ مگر افسوس غیر تو غیر مسلمانوں نے بھی اس کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

(باقی)

ہدایات برائے امتحان ترجمۃ القرآن منعقدہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء

زعماء و زعیم اعلیٰ مجالس انصار اللہ اسے نوٹ فرمالیں

اوراس کی پابندی کا انتظام کریں

۱۔ ترجمہ قرآن مجید پارہ دوم نصف اوّل کا امتحان ۱۹ر اکتوبر ۱۹۵۸ء کو بروز اتوار صبح ۸ بجے سے ۹½ تک ہوگا۔ انشاء اللہ مقامی لحاظ سے وقت میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ مقام امتحان کی تعیین زعیم اعلیٰ / زعیم کریں گے۔

۲۔ امتحان میں شریک ہونے والے احباب کاغذ۔ قلم۔ دوات ہمراہ لائیں گے۔ انہیں اطلاع کر دی جائے۔

۳۔ جو احباب لکھ نہ سکتے ہوں۔ ان سے زبانی امتحان کا انتظام کر لیا جائے ان کے حاصل کردہ نمبروں سے قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع دے دی جائے

۴۔ زعیم اعلیٰ / زعیم امتحان کے نگران ہونگے۔ وہ حسب ضرورت اپنے ساتھ آدمی مقرر کر سکتے ہیں۔

۵۔ سوالات کے پرچوں کا پارسل وقت معینہ سے قبل نہ کھولا جائے۔

۶۔ اگر امتحان کے لئے ایک سے زائد سنٹر مقرر ہوں۔ تو زعیم اعلیٰ ہر سنٹر کے لئے پرچوں کی تعداد الگ کر کے ملفوف کر دیں اور سنٹر کے نگران کو قبل از وقت بھجوا دیں۔

۷۔ مطبوعہ پرچوں کی تعداد کم ہو جانے کی صورت میں سوالات کا پرچہ باقی ماندہ احباب کو لکھوا دیا جائے۔

۸۔ امتحان کے بعد جوابات کے پرچے بذریعہ ڈاک "انچارج دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ" کے نام بھجوائے جائیں۔

۹۔ ہر پرچہ پر امتحان دینے والے صاحب کا نام اور مقام درج ہونا چاہیئے۔

۱۰۔ جن احباب نے شمولیت کے لئے اپنے نام مرکز میں نہیں بھجوائے۔ انہیں بھی امتحان میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

(قائد مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

۱۔ محترمہ زینب بی بی صاحبہ بنت میاں حسین بخش صاحب مالی پنشر صدر انجمن احمدیہ معرفت حسن محمد صاحب نظامی دواخانہ بلاک ۱۲ سرگودھا اور ان کی پانچ ہمشیرگان نے درخواست دی ہے۔ کہ ہمارے والد صاحب مذکور بتاریخ ۵/۵۸ ۱ فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی امانت ذاتی ۶/۱۰/۳۰ روپے ہمیں دلائی جائے نیز ہمارے علاوہ مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔ سو اگر کسی کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔

۲۔ مکرم میاں فقیر محمد صاحب سٹور کیپر کمپائنڈ ہسپتال سکودوبستان نے درخواست دی ہے کہ مکرم میاں رشید احمد صاحب بٹ ولد میاں محمد الدین صاحب برادر نسبتی مکرم عبداللہ خان صاحب افغان سٹور نمک منڈی راولپنڈی) کے ذمہ ۱۹۵۳ء سے ۴۲۵/- روپے چلے آتے ہیں۔ دلائے جائیں۔ میاں رشید احمد صاحب سے معمولی طریق سے جواب حاصل کرنے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پندرہ یوم تک بٹ صاحب مذکور جواب دیں۔ نیز اپنا مکمل ایڈریس لکھ بھیجیں اور مورخہ ۱۵/۱۱/۵۸ بوقت ۹ بجے صبح دفتر ہذا ربوہ میں بغرض پیروی پہنچ جائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

محترمہ ظفر نور صاحبہ موصیہ ۳۸۹۷ اہلیہ احمد محبوب علی خان صاحب کا پتہ درکار ہے ان کی وصیت کے بارہ میں ان سے امور دریافت کرنے ہیں اس لئے براہ مہربانی اگر کسی کو ان کے ایڈریس کے متعلق علم ہو تو مطلع فرما دیں اور اگر یہ اعلان خود ان کی نظر سے گذرے تو اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

انیس سالہ کتاب کی طباعت

ہر احمدی کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سابقون الاولون کی پہلی انیس سالہ کتاب کی طباعت وغیرہ کے انتظامات بفضل خدا مکمل ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام کو یاد ہوگا یہ وہی انیس سالہ مالی جہاد کبیر کی کتاب شائع ہو رہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۸۹۱ء کے کشف کو جس میں بارگاہ رب سے پانچ ہزار سپاہی دیا جانا منظور ہوا ہے اور اس کے مجاہد اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں۔ اس میں دیباچہ۔ تمہید تحریک جدید جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات پر مشتمل ہے اور ہر سابقون الاولون کا سال وار حساب دے کر انیس سال کی مجموعی میزان بھی دکھائی گئی ہے۔ کوشش یہ کی جارہی ہے کہ کتاب جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے لئے اسے مبارک اور بابرکت کرے اور ہر احمدی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا جاذب کرنے والا ہو جائے۔ آمین

چاہیئے کہ ہر احمدی خوشی کے ساتھ اپنی طاقت کے مطابق اپنی قربانی اپنے مقدس امام کے حضور پیش کرتا جائے جو ایک مومن کی شان کے شایان ہے۔

خصوصاً دفتر دوم کے وہ نونہالان جماعت جن کے کندھوں پر بیرونی ممالک کی تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا بوجھ آرہا ہے ان کو سابقون الاولون کی ان بے مثال قربانیوں کو دیکھ کر اپنی قربانی ایسے رنگ میں پیش کرنے رہنا چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائے اور اس کے فضل کو جذب کرنے والی ہو۔

(برکت علی خاں سابق وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

شعبہ مال اور جملہ چندہ جات خدام الاحمدیہ

جملہ قائدین خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال رواں کا گوشوارہ تو ۳۱ر اکتوبر کے بعد شائع ہو رہا ہے۔ مگر سالانہ اجتماع پر ایک چارٹ تیار کیا جا رہا ہے۔ جس میں جملہ مجالس کے چندہ جات کی ۱۵ر اکتوبر تک کی وصولی دکھائی جائے گی۔

لہٰذا قائدین کرام اس تاریخ تک اپنے اپنے بقایا جات صاف کرنے کی کوشش فرمائیں۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ضروری اطلاع

تحریک جدید نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی تقریر جلسہ سالانہ Our foreign missions کے نام سے شائع کی ہے۔ کتاب کا سائز ۲۰ × ۳۰ اور ۴۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کاغذ ولایتی اور چھپوائی وغیرہ نہایت دیدہ زیب ہے۔ علاوہ ازیں اس میں تیرہ ۱۳ فوٹو بھی ہیں۔ کتاب کی اصل قیمت بلحاظ لاگت ۱۲ آنے ہے۔ لیکن رعایتی قیمت ۱۰ آنے رکھی گئی ہے۔ جن احباب کو ضرورت ہو وہ دس آنے کا ٹکٹ بھیج کر وکالت تبشیر سے طلب فرمائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

اعلان نکاح

میرے لڑکے مبارک احمد کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت طبع از راہ شفقت قصر خلافت میں ہمراہ منصورہ بیگم دختر ڈاکٹر سید مسعود احمد شاہ صاحب بوقت مغرب بتاریخ ۶ر اکتوبر ۱۹۵۸ء ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا اور دعا فرمائی کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس تعلق کو جانبین کے لئے باعث رحمت اور برکت بنائے۔ آمین

پیر مظہر الحق ولد پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ۔ ربوہ

درخواست دعا:۔ خاکسار کا اکلوتا بچہ ناصر احمد جاوید بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اسے صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین۔

رشید احمد چغتائی۔ ربوہ

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۸۳ :۔ میں سعیدہ بیگم زوجہ عبدالرشید قریشی قوم راجپوت پیشہ × عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۱۵۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند اور زیور طلائی وزنی ساڑھے تین تولہ جس کی قیمت مبلغ ۴۰۶/- روپے ہے کل میزان بمعہ حق مہر مبلغ ۱۹۰۶/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد: سعیدہ بیگم سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

گواہ شد: احمد دین احمدی سیکرٹری وصایا راولپنڈی

گواہ شد: عبدالغنی رشدی نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

نمبر ۱۵۰۸۴ :۔ میں روبینہ خالد زوجہ خالد محمود بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۲ گ ب کلاں چک نمبر ۱۰۶ گ ب پیرالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد منقولہ یہ ہے ایک عدد طلائی انگوٹھی جس کا مجموعی وزن ایک تولہ تین ماشہ دو رتی ہے۔ اور قیمت اندازاً ۱۵۶/- روپے حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند مذکور یعنی کل رقم مبلغ ۶۵۶/- روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنی جائیداد مذکور کے مبلغ ۶۵۶/- روپے کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد مزید ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامتہ: روبینہ خالد اہلیہ خالد محمود بھٹی

گواہ شد: غلام محمد پرویز ولد نور محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنج شیخوپورہ

گواہ شد: خالد محمود بھٹی خاوند موصیہ مغلپورہ

نمبر ۱۵۰۸۶ :۔ میں محمد سعید خاں ولد محمد وزیر خاں مرحوم قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ستمبر ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۱۵۷/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ فقط

العبد: محمد سعید خاں

گواہ شد: مرزا محمد امین ولد مرزا وزیر بیگ سیکرٹری مال حلقہ محمد نگر لاہور

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ

نمبر ۱۵۰۸۷ :۔ میں سیدہ نسیم سعید زوجہ محمد سعید احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میرا حق مہر مبلغ چار ہزار روپے بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ طلائی زیورات وزن قریباً بیس تولہ قیمت اندازاً اکیس سو روپے۔ کل میزان چھ ہزار ایک سو روپے ہیں اس کے ۱/۹ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز اسکے علاوہ میرا جیب خرچ مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا

الامتہ سیدہ نسیم سعید زوجہ محمد سعید احمد

گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد محمد سعید احمد خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۰۸۹ :۔ میں خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرزاق صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد منقولہ زیورات طلائی ۱/۴ ۲۲ تولے جن کی تفصیل یہ ہے۔ کڑے ۱۴ تولے۔ کانٹے ۱/۴ ۱ تولہ ۳ ماشے۔ نکلس ۴ تولے۔ انگوٹھیاں ۱/۲ ۲ تولے اندازہ قیمت ۲۰۰۰/- روپے حق مہر ۳۲/- روپے بذمہ خاوند مندرجہ کل جائیداد مالیت ۲۰۳۲/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو میرا متروکہ اس جائیداد کے علاوہ بھی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ: خدیجہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرزاق۔

گواہ شد: عبدالرزاق خاوند موصیہ مالک مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ

نمبر ۱۵۰۹۰ :۔ میں عبدالرزاق ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب قوم جنجوعہ پیشہ تجارت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن ملتان شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ستمبر ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد غیر منقولہ مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر ۱ ایک کنال تین مرلے رقبہ سکنی واقع محلہ دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ

نمبر ۲۔ محلہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں ایک کوٹھی رقبہ پانچ صد بارہ گز۔ قیمت اندازاً ۲۵۰۰۰/- روپے

نمبر ۳ پندرہ کنال اراضی زرعی مستقل الاٹ شدہ واقع بھکرا دی ملتان۔

نمبر ۴۔ ۱/۲ ۴ کنال اراضی زرعی طرف مبارک واقع ملتان۔

نمبر ۵ دو دکان مجاہد کلاتھ ہاؤس واقعہ چوک بازار ملتان شہر۔ مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ کسی جیسی جائیداد سے اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرا گذارہ بصورت تجارت ماہوار آمد مبلغ ۳۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد متروکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد عبدالرزاق مالک مجاہد کلاتھ ہاؤس ملتان

گواہ شد عبدالحفیظ ایڈووکیٹ ملتان

گواہ شد۔ محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ

نمبر ۱۵۰۹۱ :۔ میں عزیزہ بی بی زوجہ عبدالرحمٰن قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد زیورات طلائی قیمت ۱۵۷۵/- روپے وزن پندرہ تولے تفصیل زیورات کنگن ۱۰ تولے طلائی نیکلس طلائی ۱/۲ ۱ تولہ۔ انگوٹھیاں دو عدد ایک تولہ۔ حق مہر مبلغ ۳۲/- روپے۔ مندرجہ جائیداد کی کل مالیت ۱۶۰۷/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا۔

الامتہ عزیزہ بی بی زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن کلاتھ ہاؤس ملتان

گواہ شد۔ عبدالرحمٰن خاوند موصیہ۔

گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا

ڈاکیوں نے ہڑتال کا نوٹس واپس لے لیا

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ پاکستان پوسٹ مین لائن مین اینڈ ورتھ گریڈ سٹاف آر۔ ایم۔ ایس ناردرن سرکل یونین لاہور نے ۱۱ اکتوبر سے ہڑتال کا جو نوٹس دے رکھا تھا آج یونین نے اسے واپس لے لیا ہے۔ یونین کی مجلس عمل کے سیکرٹری مسٹر آفتاب حیدر زیدی نے کل اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ یہ فیصلہ قومی ہنگامی حالت کے تقاضے کے مطابق کیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۰ اکتوبر۔ وزارت خارجہ امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ چین نے کیموئے اور متسو پر گولہ باری بند کر دی ہے۔ اس لئے امریکی جنگی جہازوں نے بھی رسد لے جانے والے فارموسا کے جہازوں کی حفاظت کا کام معطل کر دیا ہے۔ لیکن اگر چین نے دوبارہ گولہ باری شروع کر دی تو امریکی جنگی جہاز پھر رسد لے جانے والے جہازوں کی حفاظت کا کام اپنے ہاتھ میں لے لیں گے

"پاکستان مستقل طور پر جمہوریت ترک نہیں کرے گا"

صدر سکندر مرزا اور جنرل محمد ایوب خان کی یقین دہانی

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ صدر سکندر مرزا اور پاکستان کے سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خان نے یقین دلایا ہے کہ پاکستان مستقل طور پر جمہوریت کو خیرباد نہیں کہہ رہا۔ جنرل محمد ایوب نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کے نامہ نگار دانش ایس سمر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں پھر جمہوریت کی طرف واپس جانا ہے اور اسے قابل عمل بنانا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ہمارے لوگوں نے آزادی ملنے کے فوراً بعد ایک ایسا نظام اختیار کر لیا جسے عوام نہیں سمجھتے تھے۔

صدر سکندر مرزا نے کہا میں گزشتہ ایک سال میں رفتہ رفتہ اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جمہوری طریقے سے موجودہ مشکلات پر قابو پانا ممکن نہیں۔ صدر مرزا نے کہا "مجھے یقین ہے کہ پاکستان میں منصفانہ اور دیانت دارانہ انتخابات ممکن نہیں ہے"۔

صدر مرزا نے بتایا "کراچی کے حالیہ میونسپل انتخابات میں صرف ۲۸ فیصد لوگوں نے ووٹ دیئے تھے۔ جن میں سے نصف جعلی تھے ایک برقعہ پوش خاتون نے اٹھارہ بار ووٹ ڈالا۔ جب وہ انیسویں بار ووٹ ڈالنے آئی تو اسے ایک گرل گائڈ نے پکڑ لیا۔

جنرل ایوب اور صدر سکندر مرزا نے کہا کہ وہ یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ مارشل لاء کی حکومت کب ختم ہو گی۔ لیکن ان دونوں نے اتفاق کیا کہ نئے اقدامات کا تقاضا یہ ہے کہ بالآخر حکومت پھر عوام کے حوالے کر دی جائے

صدر مرزا نے کہا کہ میں نیا آئین تیار کرنے کے لئے بیس یا تیس ذہین لوگوں کو جمع کروں گا۔ میں نہیں جانتا کہ اس آئین کی شکل کیا ہو گی۔ لیکن مجھے توقع ہے کہ بالآخر حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں منتقل کر دی جائے گی جو یہ جانتے ہوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں

صدر مرزا نے کہا۔ آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہاں موجودہ حالات میں مغربی طرز کی جمہوریت چل نہیں سکتی۔ یہاں کل سو فیصد لوگ خواندہ ہیں۔ اس کے مقابلہ میں امریکہ میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد اٹھانوے فی صد ہے۔ جنرل ایوب نے کہا کہ میں کسی ایسے انتخابی ادارے کے بارے میں سوچ رہا ہوں جہاں پانچ سو یا پانچ ہزار آدمی کسی شخص کا انتخاب کریں۔ اور وہ شخص حکومت کے لئے کوئی نمائندہ منتخب کرے۔ جمہوریت کے فروغ کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح جب لوگ ایک شخص کو اقتدار دلانے یا اقتدار سے محروم کرنے کے لئے ووٹ ڈالیں گے۔ تو وہ سمجھنے لگیں گے کہ وہ آخر کیا کر رہے ہیں

صدر مرزا نے کہا ہمارا اولین کام یہ ہوگا کہ ملک کو غذا کی اعتبار سے خود کفیل بنایا جائے۔ اس وقت ہمیں اناج درآمد کرنے پر ہر سال اڑھائی کروڑ پونڈ صرف کرنا پڑتے ہیں۔

صدر مرزا نے کہا "میں یا جنرل ایوب اقتصادی ماہر نہیں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں تین چار ایسے آدمی مل جائیں جو ہمیں اقتصادی معاملات سمجھانے میں مدد دیں۔ اس سلسلہ میں غیر ملکی مشورہ کا بھی خیر مقدم کیا جائے گا۔ جنرل ایوب نے کہا ہمیں اپنے ملکی مسائل کا بخوبی علم ہے۔ کوئی منصوبہ تیار ہو جانے کے بعد ہم لوگوں کو بتا سکیں گے کہ صورت حال یہ ہے۔

صدر مرزا نے کہا کہ سابقہ حکومت بدعنوانیاں کر رہی تھی اور یہ بدعنوانیاں سول سروس کے بعض حصوں میں جڑ پکڑ گئی تھیں۔

صدر نے کہا کہ ایک سیاسی لیڈر مولانا بھاشانی حال ہی میں مصر گئے ہیں جہاں انہوں نے صدر ناصر سے براہ راست بات چیت شروع کرنے کی کوشش کی۔ میں اسے بغاوت خیال کرتا ہوں۔

جنرل ایوب نے کہا۔ "فوج قومی مفادات کی بدستور نگرانی کرتی رہے گی۔ کیونکہ بالآخر فوج کو ہی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے۔ اگر صدر یا ان کا جانشین کوئی صورت حال پیدا ہونے پر ضروری کارروائی نہ کرے اور خدانخواستہ حالات ابتر ہو جائیں تو میں ضروری اقدام کروں گا۔ اسی طرح اگر صدر کوئی غیر معقول اقدام کرے اور سیاست دانوں میں شامل ہو جائے تو میں اپنا فرض انجام دوں گا۔ اور فیصلہ کرنے کی ذمہ داری میری ہو گی"

کلکتہ ۱۱ اکتوبر۔ اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ جامریہ کوئلے کی کان کے ایک حادثہ میں کم از کم چھ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ چھ اشخاص کوئلے کی کان میں ستونوں کو اتارنے والے نو اشخاص میں سے تھے۔ کوئلے کی کان کلکتہ سے ۱۴۰ میل شمال مغرب میں واقع ہے

مارشل لاء صدر کے ماتحت ہے

مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان کی پریس کانفرنس

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلیٰ جنرل محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ مارشل لاء صدر کے ماتحت ہے اور صدر مملکت مارشل لاء نافذ ہونے کے باوجود صدر جمہوریہ ہیں۔ آپ نے وحدانی طرز حکومت کی حمایت کی اور کہا کہ مارشل لاء کے تحت گورنروں کے اختیارات اور فرائض بدستور وہی رہیں گے جو اس سے پیشتر تھے۔

جنرل محمد ایوب خان کل شام ایک پریس کانفرنس میں تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے پاکستان کے چیف جسٹس کے حوالے سے بتایا کہ صدر مرزا اب بھی صدر جمہوریہ پاکستان ہیں۔ آپ نے کہا کہ فوج کا کام پاکستان میں ایسے پُرامن حالات پیدا کرنا ہے جن میں پاکستان کے پُرامن باشندے پُرامن زندگی بسر کر سکیں۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ایسے لوگوں کے خلاف بھی کارروائی کریں گے جو ماضی میں رشوت ستانی اور بدعنوانی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ماضی کے جرائم پر پکڑ دھکڑ شروع کرنے کا مخالف ہوں ہمیں ہر حالت میں ماضی کی نسبت حال اور مستقبل کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ فوج مسئلہ خوراک کو حل کرنے کی زبردست کوشش کرے گی لیکن اس سلسلے میں فوج سے معجزے کی توقع نہیں کرنی چاہیئے۔ آپ نے زرعی اصلاحات کا ذکر کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں جذبات کے بجائے سائنٹیفک طریقوں سے کام لینا زیادہ مناسب ہوگا۔ آپ نے کہا کہ فوج ایسے نظام تعلیم پر زور دے گی جس کے اخراجات زیادہ نہ ہوں اور جو عوام کے دکھ درد دور کرنے میں مدد دے۔ آپ نے کہا کہ ہم جلد سے جلد مہاجرین کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے آئندہ طرز حکومت کے بارے میں اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں وحدانی طرز حکومت کا حامی ہوں۔ البتہ میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ بعض اختیارات صوبوں کے پاس رہیں۔ یعنی قانون مرکز کی طرف سے بنے اور گورنر اس قانون پر عمل کرائیں۔ آپ نے حکومت کی خارجہ پالیسی کو درست قرار دیا اور کہا کہ ملک دشمن لوگوں نے اس پالیسی کے بارے میں غلط پروپیگنڈا کیا ہے جو ملک پاکستان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا ہم اسے دوست سمجھیں گے۔

آپ نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کی اہمیت فوج سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا۔ فوج اس مسئلے کو اطمینان بخش طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرے گی۔ آپ نے کہا کہ اگر نہری پانی اور کشمیر کے مسائل حل ہو جائیں تو پاکستان اور بھارت کے سارے اختلافات رفع ہو جائیں گے....."

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ مقدمہ نمبر ۱۰۔

فک الرہن واقعہ موضع دولو آنہ تحصیل شورکوٹ۔ محمد حیات ولد سلطان بلوچ گلکالہ سکنہ موضع دولو آنہ تحصیل شورکوٹ بنام نہالی چند گھنشام۔ رام لال۔ بھگت رام پسران کالا رام۔ نانک چند ولد روشن رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۵۲ کا ۱/۳۲ حصہ بقدر ۱۲ کنال ۲ مرلہ موضع دولو آنہ جمعبندی ۵۵-۱۹۵۴

مندرجہ بالا میں نہالی چند وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۱/۵/۸ بوقت صبح ۹ بجے مقام جھنگ صدر حاضر آ کر پیروی مقدمہ کریں ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

آج مورخہ ۳/۵/۱۰ بثبت ہمارے دستخط اور مُہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مُہر عدالت) (دستخط) صاحب سپیشل کلکٹر جھنگ

ضروری اعلان

روزنامہ الفضل کی قیمت ڈیڑھ آنہ فی پرچہ ہے۔ کوئی صاحب اس سے زیادہ قیمت ہرگز نہ دیں (مینجر الفضل)